اتوار 27 ربیع الاول 1431ھ مطابق 14 مارچ 2010ء

عبدالجبار ناصر
ajnasir1@gmail.com

مفتی سعید جلالپوری کی شہادت

قاتل کون ہیں؟

مفتی صاحب اور مولانا عبدالغفور ندیم پر ایک ہی دن، ایک ہی انداز میں ٹارگیٹ حملے کیے گئے

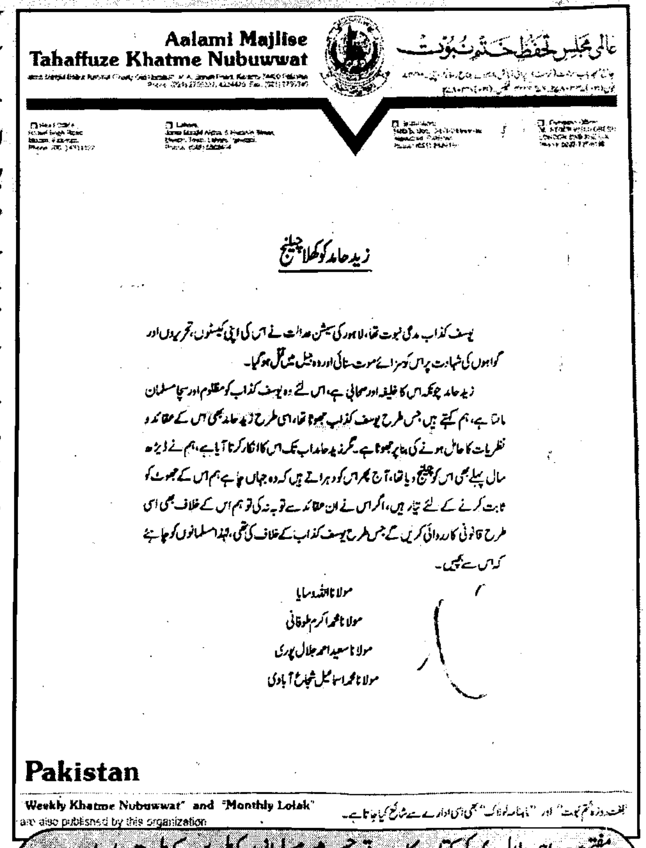
پاکستان میں مذہبی فسادات اور علماء حق کو نشانہ بنانے کا سلسلہ ایک مرتبہ پھر تیز کردیا گیا ہے۔ جمعرات 11 مارچ 2010ء کو کراچی کے دو مختلف مقامات پر 5 جید علماء سمیت 11 افراد کو اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں نے دہشت گردی کا نشانہ بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر، شہید اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے جانشین خاص مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے 4 ساتھیوں کو رات 10 بجے کے قریب دہشت گردوں نے گلزار ہجری کے علاقے میں گھیر کر فائرنگ کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں مولانا سعید احمد جلالپوری، ان کے 18 سالہ فرزند حافظ محمد حذیفہ جلالپوری، 2 شاگرد مولانا فخر الزمان اور حاجی عبدالرحمن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوگئے، جبکہ ایک عقیدت مند خطیب زخمی ہوا۔ اسی طرح جمعرات کو ہی صبح 9 بجے کے قریب نامعلوم دہشت گردوں نے اہلسنت والجماعت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالغفور ندیم ان کے 3 صاحبزادوں اور 2 گن مینوں کو ناظم آباد نمبر 7 اے ایک بینک کے سامنے فائرنگ کرکے شدید زخمی کردیا۔ مولانا ندیم کے صاحبزادے معاویہ ندیم زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوگئے، جبکہ مولانا کے 2 بیٹے صہیب ندیم، راشد ندیم، 2 گن مین ندیم اور وصی شدید زخمی ہوئے جبکہ مولانا عبدالغفور ندیم بھی تادم تحریر مقامی نجی ہسپتال میں شدید زخمی حالت میں زیر علاج ہیں۔ دونوں واقعات میں دہشت گردوں نے واردات کے لیے موٹر سائیکلوں کا استعمال کیا۔ ان واقعات کی اطلاع ملتے ہی شہر میں کشیدگی پھیل گئی۔ مولانا سعید احمد جلالپوری ایک جید عالم، فقیہ، مورخ، صحافی، دانشور، بہترین مبلغ، استاد اور خطیب تھے۔ غالباً شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے مولانا کی انہی صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو عملاً اپنا جانشین بنایا تھا۔ مولانا کی 9 کے قریب کتابیں شائع ہوچکی ہیں جو علمی خزانہ سے کم نہیں۔ وہ عالمی مجلس ختم نبوت کے علاوہ دیگر مختلف دینی اداروں کی سرپرستی بھی کرتے تھے۔ مولانا کے عقیدت مندوں کا کہنا ہے کہ بعض عناصر مولانا کی ان علمی صلاحیتوں اور ختم نبوت کے حوالے سے مولانا کی کوششوں سے سخت خوفزدہ تھے۔ مولانا کو دھمکیاں ملتی رہتی تھیں، اور بالآخر انہیں شہید کردیا گیا۔ فتنہ قادیانیت ہو یا فتنہ گوہر شاہی مولانا سعید احمد جلالپوری نے ان اسلام دشمن عناصر کا آخر تک تعاقب کیا۔ گزشتہ 2 ماہ سے وہ معروف ٹی وی تجزیہ نگار زید زمان المعروف زید حامد کی سرگرمیوں پر کڑی تنقید اور لوگوں کو حقائق سے آگاہ کرنے کی عملی کوششوں میں مصروف تھے، مولانا نے اس حوالے سے ''رہبر کے روپ میں راہزن'' کے عنوان سے 30 صفحات پر مبنی کتابچہ بھی تحریر کیا اور انہوں نے آج کل اپنی تقریر و تحریر کا عنوان ہی اس کو بنا رکھا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے مطابق زید زمان المعروف زید حامد اور ان کے ساتھی مسلسل فون پر دھمکیاں دے رہے تھے۔ ایف آئی آر میں بتایا گیا ہے کہ مولانا سعید احمد جلالپوری کے سیل نمبر 0300-9273627 اور 0321-9273627 اور مفتی فخر الزمان کے سیل نمبر 0321-2277289 پر زید حامد اور ان کے قریبی ساتھی ڈاکٹر (جو کبھی اپنے آپ کی حماد / عماد) کے نام سے شناخت کرواتا تھا۔ زید حامد کے سیل نمبر 0321-5181350 اور 0315-5181350 اور حماد یا عماد کے سیل نمبر 0321-5001378 سے فون کرکے قتل کی دھمکیاں دیتے مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے شاگرد مولانا فخر الزمان نے اپنے ساتھیوں سے اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے مطابق گزشتہ چند روز سے کچھ نوجوان لیپ ٹاپ کے ہمراہ جامع مسجد باب الرحمت نمائش کراچی سے متصل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر بھی آتے تھے، وہ زید حامد کے حوالے سے مختلف سوالات پوچھتے تھے۔ موبائل پر زید حامد اور ان کے ساتھی مولانا سعید احمد جلالپوری کو دھمکیاں دیتے تھے۔ آخری بار انہوں نے مولانا کو مباہلے کا چیلنج دیا۔ ڈاکٹر نامی زید حامد کے عقیدت مند نے دھمکی آمیز انداز میں کہا کہ ''میں اٹک سے بول رہا ہوں آپ زید حامد کو پریشان کرنا چھوڑ دیں۔ یا ان کے ساتھ مباہلہ کریں، اگر وہ جھوٹا نکلا تو ہم اس کو گولی ماردیں گے اور اگر آپ جھوٹے نکلے تو آپ کو سر پر گولی ماریں گے۔'' اسی طرح دیگر مواقع پر بھی دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنماؤں نے زید حامد کے عقیدت مند ڈاکٹر کی دھمکی آمیز گفتگو کے بعد ''زید حامد کو کھلا چیلنج'' کے عنوان سے ایک کھلا خط بھی لکھا اور مباہلے کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم نے ڈیڑھ سال پہلے بھی چیلنج دیا تھا اور آج پھر اس کو دہراتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے مطابق انہی وجوہ کے سبب زید حامد اور ان کے ساتھی حماد کو (جن کا سیل نمبر درج ہے) قاتل نامزد کیا ہے۔ کچھ ذرائع کا کہنا ہے کہ زید حامد کے ساتھی کا نام حماد نہیں بلکہ عماد ہے۔ علماء اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے پولیس کو تمام ثبوت فراہم کردیے ہیں۔ اب یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس واقعے کی تحقیقات کرے اور زید حامد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی پوزیشن واضح کرے۔ اس پر الزام ہے کہ وہ مدعی نبوت مقتول یوسف علی المعروف یوسف کذاب کا خلیفۂ خاص ہے اور اب اپنے مذہبی قائد کے منشور پر عمل پیرا ہے۔ اسی طرح اہلسنت والجماعت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالغفور ندیم پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں میں سے ایک حملہ آور کے بارے میں ایک نجی چینل کا دعویٰ ہے کہ اس کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ حکومت اگر چاہے تو ان واقعات کو بنیاد بنا کر اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں کی نشاندہی کرسکتی ہے جو پاکستان میں کبھی مذہبی، کبھی لسانی، کبھی علاقائی اور کبھی کسی اور انداز میں فسادات کی سازش کرتی ہیں۔ علماء اور دینی قوتوں کو نشانہ بنانے کا مقصد غالباً یہ ہے کہ ملک میں بڑے پیمانے پر مذہبی فسادات کروائے جائیں۔

معروف ٹی وی تجزیہ کار زید حامد اور اس کے ساتھیوں کی جانب سے مولانا جلالپوری اور ان کے شاگرد خاص کو موبائل فون پر دھمکیاں دی جاتی تھیں

ڈاکٹر نامی شخص نے اٹک سے مولانا جلالپوری کو فون کرکے کہا: ''آپ زید حامد کو پریشان کرنا چھوڑ دیں یا اس سے مباہلہ کریں، اگر وہ جھوٹا نکلا تو اس کو گولی ماردیں گے اور اگر آپ جھوٹے نکلے تو آپ کو سر میں گولی ماریں گے۔''

کراچی میں گزشتہ 20 سال دوران درجنوں واقعات میں سینکڑوں مذہبی رہنما، کارکن اور مقامات نشانہ بن چکے ہیں۔ ستمبر 1997ء میں مولانا انیس الرحمن درخواستی، 2 نومبر 1997ء کو ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مولانا عبدالسمیع، 18 مئی 2000ء کو شیخ الحدیث مولانا یوسف لدھیانوی اور ان کے ڈرائیور 2001ء میں جامعہ فاروقیہ کے 4 جید علماء مولانا عنایت اللہ خان، مولانا حمید الرحمن، مفتی محمد اقبال اور ان کے بیٹے کے علاوہ ڈرائیور عبدالحمید، 30 مئی 2004ء کو مفتی نظام الدین شامزئی، 9 اکتوبر 2004ء کو مفتی جمیل احمد خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی، 23 جون 2005ء کو مفتی عتیق الرحمن اور دیگر کو دہشت گردوں نے نشانہ بنایا اسی طرح دیگر درجنوں علماء اور مذہبی کارکن بھی دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ 12 ربیع الاول، سانحہ 12 مئی، سانحہ بولٹن مارکیٹ، سانحہ چہلم سمیت دیگر سنگین واقعات پیش آچکے ہیں، جبکہ مختلف مکاتب فکر، سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے رہنما اور کارکن بھی اسی شہر میں دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ مگر آج تک کسی واقعے کے مجرم گرفتار نہیں ہوئے، وقت کی حکومتوں نے ان واقعات کو مذہبی، لسانی یا علاقائی رنگ دے کر جان چھڑوانے کی کوشش کی ہے۔ تقریباً ہر حکومت نے علماء کے قتل کو کوئی اہمیت دی ہی نہیں حکمرانوں کی عدم دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ جمعرات کو 5 جید علماء سمیت 11 افراد کو نشانہ بنایا گیا 3 جید علماء سمیت 5 افراد جاں بحق ہوئے مگر 48 گھنٹے تک وفاقی، صوبائی حکومت یا کسی انتظامی افسر نے رابطہ کرنا تک گوارہ کیا، اس بات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے جمعہ کو پریس کانفرنس کے دوران کیا گیا کہ حالات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکمرانوں بالخصوص وفاقی وزیر داخلہ ڈاکٹر عبدالرحمن ملک نے سابق صدر پرویز مشرف کی علماء دشمن پالیسی کو وراثت سمجھ کر قبول کرلیا ہے۔ ویسے تو عبدالرحمن ہر واقعہ پر ہی بول اٹھتے ہیں مگر علماء کے اس قتل کے حوالے سے ان کی زبان پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ تاہم گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان کے حوالے سے علماء کا کہنا ہے کہ وہ مسلسل رابطے میں رہے باقی صدر، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ یا صوبائی وزیر داخلہ، یا وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ، ان میں سے کسی کو بھی علماء کے قتل پر اظہار افسوس کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ ایسا کیوں؟ اس کا جواب یہ حضرات ہی دے سکتے ہیں۔

صدر، وزیراعظم، وزیراعلیٰ سندھ، وفاقی و صوبائی وزراء داخلہ کی اتنے بڑے سانحات پر مکمل خاموشی حیرت انگیز بھی ہے اور تشویش کا سبب بھی



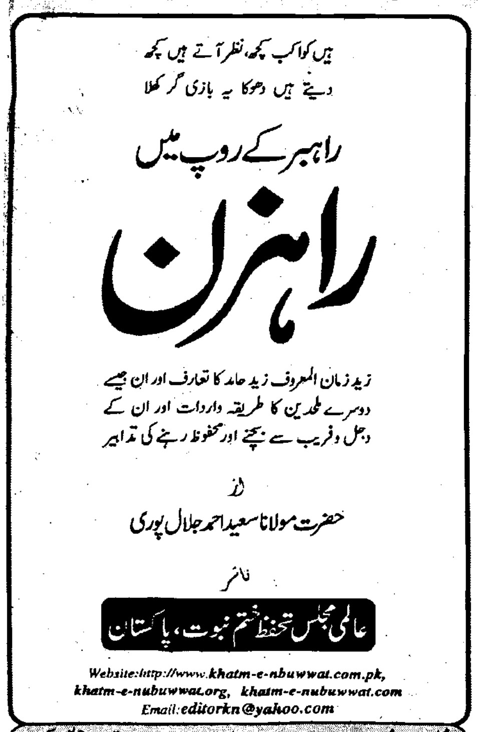
زید حامد کو کھلا چیلنج

یوسف کذاب مدعی نبوت تھا، لاہور کی سیشن عدالت نے اس کی اپنی کیسٹوں، تحریروں اور گواہوں کی شہادت پر اس کو سزائے موت سنائی اور وہ جیل میں قتل ہوگیا۔

زید حامد چونکہ اس کا خلیفہ اور صحابی ہے، اس لئے وہ یوسف کذاب کو مظلوم اور سچا مسلمان مانتا ہے، ہم کہتے ہیں جس طرح یوسف کذاب جھوٹا تھا، اسی طرح زید حامد بھی اس کے عقائد و نظریات کا حامل ہونے کی بنا پر جھوٹا ہے۔ مگر زید حامد اب تک اس کا انکار کرتا آیا ہے، ہم نے ڈیڑھ سال پہلے بھی اس کو چیلنج دیا تھا، آج پھر اس کو دہراتے ہیں کہ وہ جہاں چاہے ہم اس کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر اس نے ان عقائد سے توبہ نہ کی تو ہم اس کے خلاف بھی اسی طرح قانونی کارروائی کریں گے جس طرح یوسف کذاب کے خلاف کی تھی، لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے بچیں۔

مولانا اللہ وسایا
مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا سعید احمد جلال پوری
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مفتی سعید احمد جلالپوری کی کتاب کا سرورق جس میں مسلمانوں کو ملحدین کے طریقہ واردات سے آگاہ اور ان کے دجل وفریب سے محفوظ رہنے کی تدابیر سے آگاہ کیا گیا ہے



مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا زید حامد کو دیے گئے مباہلے کے تحریری چیلنج کا عکس